THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Wednesday, July 28, 2010
(63rd Session)
Volume VII No.03
(Nos.1-09)

CONTENTS

Pages

1. Recitation from the Holy Quran……………………………. 1
2. Tragic incident regarding Crash of Airblue ED-202 and loss of 152 lives…………………………………………….. 2-5
3. Fateha………………………………………………….. 6

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad.

Volume VII	**SP. VII(03)/2010**
No.03	130

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, July 28, 2010

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at forty eight minutes past four in the evening with Mr. Chairman (Mr. Farooq Hamid Naek) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُبِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ ٱللهِ ٱلرَّحْمٰنِ ٱلرَّحِيْمِ۔

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَـٰكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَـٰكُمْ شُعُوبًا وَقَبَآئِلَ
لِتَعَارَفُوٓاْ ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ ٱللَّهِ أَتْقَىٰكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ (١٣) قَالَتِ
ٱلْأَعْرَابُ ءَامَنَّا ۖ قُل لَّمْ تُؤْمِنُواْ وَلَـٰكِن قُولُوٓاْ أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ ٱلْإِيمَـٰنُ
فِى قُلُوبِكُمْ ۖ وَإِن تُطِيعُواْ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ لَا يَلِتْكُم مِّنْ أَعْمَـٰلِكُمْ شَيْـًٔا ۚ إِنَّ
ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (١٤)

ترجمہ: اے لوگو! ہم نے تمہیں مرد اور عورت سے پیدا فرمایا اور ہم نے تمہیں (بڑی بڑی) قوموں اور قبیلوں میں (تقسیم) کیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بیشک اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ باعزت وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہو، بیشک اللہ خوب جاننے والا خوب خبر رکھنے والا ہے۔ دیہاتی لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں، آپ فرما دیجیے، تم ایمان نہیں لائے، ہاں یہ کہو کہ ہم اسلام لائے ہیں اور ابھی ایمان تمہارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا، اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی اطاعت کرو تو وہ تمہارے اعمال (کے ثواب میں) سے کچھ بھی کم نہیں کرے گا، بیشک اللہ بہت بخشنے والا، بہت رحم فرمانے والا ہے۔

(سورۃ الحجرات: آیات 13 تا 14)

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جی بخاری صاحب۔

Tragic incident regarding Crash of Airblue ED-202 and loss of 152 lives

سینیٹر سید نیّر حسین بخاری (قائد ایوان): جناب چیئرمین! آج اسلام آباد میں جو فضائی حادثہ ہوا جس میں Airblue کا جہاز crash ہوا۔ اس میں بہت ساری قیمتی جانیں ضائع ہوئیں، 147 لوگ جاں بحق ہو گئے ہیں۔ اس سلسلے میں وزیراعظم صاحب نے بھی ایک دن کے سوگ کا اعلان کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس حادثہ کی نوعیت کو دیکھتے ہوئے آج کی proceeding کو adjourn کر دیا جائے۔ اس سلسلے میں میری قائد حزب اختلاف سے بھی بات ہوئی ہے، ان کو بھی on board لیا اور باقی ممبران سے بھی بات ہوئی ہے۔ آپ بے شک sense of the House بھی لے لیں۔ مغفرت کی دعا کے بعد اگر proceeding adjourn کر دی جائے تو زیادہ مناسب ہوگا۔

جناب چیئرمین: جی احمد علی صاحب۔

سینیٹر احمد علی: جناب چیئرمین! شکریہ۔ یہ بہت غمگین حادثہ ہے۔ جب یہ خبر پہنچی تو اس وقت میں ائیر پورٹ پر تھا، وہاں پر لوگوں کا جمِ غفیر تھا۔ میں بہت حیران تھا کہ لوگ رو رہے تھے، پریشان حال تھے لیکن وہاں پر ان کے ساتھ تعاون کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ رحمٰن ملک صاحب نے کہہ دیا کہ چار پانچ لوگ زخمی ہو گئے ہیں، وہ ان زخمیوں کو ڈھونڈ رہے ہیں لیکن ان کا پتا ہی نہیں چل رہا کہ وہ زخمی کہاں پر ہیں۔ یہ بہت sensitive معاملات ہوتے ہیں، ان پر احتیاط برتنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ میرے خیال سے اس کو غور سے دیکھا جائے۔ لوگوں کی لاشیں ان کے لواحقین کے حوالے کر دی جائیں، ان لوگوں کو کچھ معلومات دی جائیں، ان کے زخموں پر کچھ مرہم رکھا جائے۔ کوئی آدمی ان سے پوچھے تو سہی، ائیر پورٹ پر کوئی آدمی موجود نہیں ہے جو ان سے یہ پوچھے کہ تم لوگوں کی کیا تکلیف ہے۔

Mr. Chairman: I hope the government is taking appropriate steps in this regard.

دعا کروا لیتے ہیں، مشہدی صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: جناب والا! میں Leader of the House سے بالکل agree کرتا ہوں۔ اس میں تو کوئی شک نہیں ہے کہ اس سے بڑی tragedy کسی ملک میں نہیں ہو سکتی۔ ہماری پوری قوم غمزدہ ہے مگر صرف دعا سے کام نہیں ہوتا، ہم لوگ دعا کرتے ہیں، ہمارے لوگ شہید بھی ہوتے ہیں، مارے بھی جاتے ہیں، سب کچھ ہوتا ہے، ایسے accidents بھی ہوتے ہیں مگر اس کے بعد غریبوں کو بھلا دیا جاتا ہے۔ جناب والا! میری درخواست یہ ہے کہ دعا کرنے سے پہلے سینیٹ clear cut instructions or resolution pass کردے کہ all those who have lost their lives ان کی compensation, dead bodies کو pick up کرنا، اس کے بعد proper investigation into the accident اور اسے transparent طریقے سے کیا جائے کہ پوری قوم اس وقت پتا کرنا چاہتی ہے کہ کیا ہوا ہے؟ پوری قوم کو بتایا جائے، اس کے بعد جو ہمارے great losses ہوئے ہیں اور جن لوگوں کے loved ones گئے ہیں ان کے لیے جو کچھ بھی کیا جا سکتا ہے وہ کیا جائے۔ آپ نے already ایک جملے میں instruction دے دی ہے، آپ kindly حکومت کو ایک comprehensive instruction دے دیں کہ no resource should be spared to bring some solace to the grieved families. Thank you.

جناب چیئرمین: بخاری صاحب مشہدی صاحب نے جو بات کی ہے اس پر آپ کیا کہتے ہیں؟

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: جی بالکل انہوں نے مناسب بات کی ہے۔ جو sentiments ہیں these would be conveyed to the government and Government would take all necessary measures for the compensation and relief.

Mr. Chairman: Please convey to the government the sense of the House in this regard.

جی مولانا صاحب، اس کے بعد آپ دعا بھی کر دیجیے گا۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: شکریہ جناب چیئرمین! آج جو سانحہ ہوا ہے یقیناً ہماری قومی تاریخ کا ایک بہت بڑا سانحہ ہے۔ اس پر جتنا بھی دکھ اور غم کا اظہار کیا جائے وہ یقیناً کم ہے۔ اس

سانحہ میں ہمارے بھائی جن میں بڑی بڑی شخصیات اور غریب لوگ شامل ہیں وہ ہم سے الگ ہو گئے ہیں۔ میری اپنی پارٹی کے دو اہم عہدیدار ان میں سے ایک مولانا نواب الحسن ہیں جو ہماری مرکزی شوریٰ کے ممبر بھی تھے اور جمعیت علماء اسلام ضلع اٹک کے امیر وہ بھی ان شہیدوں میں شامل ہیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ اب تک کوئی صحیح سالم لاش نہیں مل سکی ہے، لاشیں بالکل مسخ ہو چکی ہیں، ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہیں۔ بہر حال آج ہمیں یقیناً ان کے ورثاء کے ساتھ جیسا کہ قائد ایوان نے فرمایا اظہار یکجہتی کرنی چاہیے اور ان کے غم میں برابر شریک ہونا چاہیے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ سانحہ بہت بڑا ہے کیونکہ ڈیڑھ سو سے زیادہ لوگوں کی جانیں ضائع ہوئی ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ حکومت قانون کے مطابق اس پر appropriate steps لے گی اور جو بھی قانونی طور پر compensation بنتی ہے وہ لواحقین کو دی جائے۔ جی بابر صاحب۔

سینیٹر بابر خان غوری (وفاقی وزیر برائے جہاز رانی و بندرگاہیں): میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑا step ہے کہ آپ نے دعا کے لیے بات کی ہے مگر عوام خاص طور پر دو باتوں پر پریشان ہے اور ہماری یہ کوشش ہے، ہم یہ چاہتے ہیں کہ جو بھی ذمہ داران ہیں، میری وزیر دفاع سے بھی بات ہوئی ہے کیونکہ یہ Civil Aviation ان کے under آتا ہے کہ ایک proper مرکز اسلام آباد میں قائم ہو جہاں پر لواحقین آسکیں کیونکہ ہر آدمی مختلف سمت میں جارہا ہے، کوئی بے چارہ ائیر پورٹ جارہا ہے، کوئی مارگلہ کی پہاڑیوں پر جارہا ہے، کوئی کہیں جارہا ہے۔ کوئی proper مرکز ہونا چاہیے جہاں پر ان لوگوں کو relief ملے۔ ظاہر ہے کہ ان لوگوں کے جو پیارے تھے وہ اب ان کو نہیں مل سکتے کم از کم ان کی جو dead bodies ہیں ان کے بارے میں ان کو proper information دی جائے۔

جناب والا! اس کے علاوہ دوسری بات جو بہت important ہے کہ آیا یہ Civil Aviation کا fault ہے کہ جہاز کو اتنے نیچے بلایا گیا اور اس کے بعد اس کو divert کیا گیا یا وہ captain کا fault ہے، جو بھی ہے وہ عوام کے سامنے آجائے، جیسے مشہدی بھائی نے کہا ہے۔ میرے خیال سے سینیٹ نے بہت اچھا step لیا ہے، آپ کی جو ruling ہے اور جو بخاری صاحب نے کہا ہے۔ مجھے امید ہے کہ عوام کے سامنے صحیح تصویر آئے گی اور آئندہ بھی جو ایسے اہم ادارے ہیں، جہاں پر بہت سارے لوگوں کی جانوں کی ذمہ داری ہوتی ہے وہاں پر کسی قسم کی کوئی سیاسی بھرتیاں نہ ہوں، کوئی مداخلت نہ ہو تاکہ وہ merit پر کام کر سکیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں بخاری صاحب یہ convey کر دیں، ائیر پورٹ پر Civil Aviation کا ایک cell or desk create کر دیا جائے جہاں پر جتنی بھی information ہو وہ دی جائے۔ جی وزیر صاحبہ۔

محترمہ ثمینہ خالد گھرکی (وفاقی وزیر برائے سماجی بہبود): میں سمجھتی ہوں کہ یہ اتنا بڑا سانحہ ہے اور ہر آدمی افسوس میں مبتلا ہے۔ جو بات یہ کر رہے ہیں کہ جن لواحقین کو پریشانی ہو رہی ہے، اس کے لیے انہوں نے کراچی، اسلام آباد اور لاہور میں بھی desks بنا دیے ہیں۔ ان کے نمبرز ہر چینل پر آرہے ہیں تاکہ لوگ ان سے رابطہ کر سکیں۔

Prime Minister Sahib بھی گئے ہیں اور Ministers, ہم لوگ خود وہاں گئے ہیں، میں خود وہاں گئی تھی۔ ہم لوگوں سے بھی ملے ہیں لیکن اس وقت پوزیشن ایسی ہے کہ صرف لفظوں سے کوئی حل نہیں نکل سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ حکومت اس وقت جو کر رہی ہے انشاء اللہ جلد ہی لوگوں کو اس بارے میں آگاہ کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی سردار صاحب۔

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ پوری قوم اس وقت اس سانحے پر سخت غم میں مبتلا ہے۔ تحقیقات کی بھی آپ نے بات کی اور میرے محترم چار فاضل اراکین نے بھی یہ بات کی۔

ملتان میں بھی اسی طرح کا ایک سانحہ ہوا تھا اور اس جہاز میں، میں نے اور میرے پورے خاندان نے سفر کرنا تھا۔ جیسے اس سانحے میں تیرہ خوش قسمت افراد کسی وجہ سے فلائیٹ نہیں پکڑ سکے اور بچ گئے۔ میں، میری بیگم اور میرے دو بچے بھی اسی طرح بچ گئے تھے۔ آج ملتان کے اس چار سال قبل کے سانحہ کی یاد تازہ کرا رہا ہوں، جس کی تحقیقات بھی مکمل ہو گئی تھیں لیکن وہ تحقیقات آج تک کیوں منظر عام پر نہیں آئیں؟ کیا اس سانحے کی تحقیقات پر بھی اسی طرح خاموشی چھا جائے گی۔ براہ مہربانی جب ایک واقعہ ہوتا ہے، اس کی تحقیقات بھی ہو جاتی ہیں، تحقیقات مکمل بھی ہو جاتی ہیں۔ پھر وزارت دفاع اس پر کیوں خاموش ہو جاتی ہے؟ میری التجا ہے کہ ملتان کے سانحے کی تحقیقات کو بھی منظر عام پر لائیں اور موجودہ سانحے کی تحقیقات کو بھی منظر عام پر لایا جائے۔

جناب چیئرمین: اس چیز کو مد نظر رکھیں گے۔ جی مولانا صاحب، دعا کر لیجئے .please

(Fateha)

(جہاز کے حادثے میں جاں بحق ہونے والوں کے لیے دعا کی گئی)

Mr. Chairman: Due to the tragic incident, no more proceedings of the House would take place. The House stands adjourned to meet again on Thursday, the 29th July, 2010 at 4.30 p.m. Thank you.

[The House was then adjourned to meet again on Thursday, the 29th July, 2010 at 4.30 p.m.]